

72222- خوبصورتی وزینت اور رنگ و آواز کے لیے پرندے خریدنا

سوال

کیا خوبصورت رنگ اور آواز والے پرندے خرید کر رکھنے جائز ہیں؟

پسندیدہ جواب

زینت وزینت اور خوبصورت آواز کے لیے پرندے فروخت کرنا جائز ہیں، مثلاً رنگ برنگے طوطے، اور بلبل؛ کیونکہ ان کی آواز سننا اور انہیں دیکھنا ایک مباح اور جائز غرض ہے، شریعت میں اس کی خرید و فروخت یا انہیں رکھنے کی ممانعت میں کوئی نص وارد نہیں، بلکہ اگر انہیں ان کی غذا کھانا پینا اور اس کے دوسرے لوازمات دیے جائیں تو اس کے جواز کے دلائل ملتے ہیں۔

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے مروی ہے کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب

لوگوں سے زیادہ اخلاق والے تھے، میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا
راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اس نے دودھ چھوڑ دیا تھا جب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم آتے تو فرماتے:

”اے ابو عمیر اس پرندے نے کیا کیا؟“

ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا

کرتا تھا ”الحديث“.

نفر پرندے کی ایک قسم ہے، حافظ رحمہ

اللہ فتح الباری میں اس حدیث سے استنباط ہونے والے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے کہتے
ہیں:

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ:

چھوٹے بچے کا پرندے کے ساتھ کھیلا جائز ہے، اور چھوٹے بچے کی مباح اور جائز کھیل

کو دیکھنے کے لیے مال خرچ کرنا جائز ہے، اور ہنجر سے میں پرندہ بند کرنا جائز ہے، اور پرندے کے پر کاٹنا جائز ہے، کیونکہ ابو عمر کے اس پرندے کی دو حالتوں میں سے ایک ضرور تھی، اور جب ان دونوں حالتوں میں سے کوئی ایک بھی واقعاً ہو تو حکم میں دوسری اس کے ساتھ ملحق ہوگی۔

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ایک بلی کے باندھ کر رکھنے کی بنا پر ایک عورت جہنم میں چلی گئی، نہ تو وہ اسے کھانے کو دیتی اور نہ ہی پیئے کو، اور نہ ہی وہ اسے چھوڑتی کہ وہ زمین کے کیرے سے مکڑے کھا سکے“

جب بلی میں ایسا کرنا جائز ہے تو پھر چڑیلوں وغیرہ میں بھی جائز ہوا۔

اور بعض اہل علم نے تربیت کے لیے باندھ کر رکھنے کو مکروہ کہا ہے، اور بعض نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

”کیونکہ ان کی آواز سننے اور انہیں دیکھ کر فائدہ حاصل کرنے کی آدمی کو کوئی ضرورت اور حاجت نہیں، بلکہ یہ تو تکبر برا کام اور ررقین العیش ہے، اور یہ بے وقوفی بھی ہے؛ کیونکہ وہ اس پرندے کی آواز سے خوش ہوتا ہے جس کی آواز اڑنے کے غم میں ڈوبی ہوئی ہے، اور وہ کھلی فضاء میں جانے کے لیے بیتاب اور بے افسوس کر رہا ہے۔ انتہی۔“

دیکھیں: الفروع و تصحیح للمرداوی)

(9/4) الانصاف (275/4).